۱۴۳۱ / ۱۹ / ۸ / ۲ ھ
۲۰۱۰ / ۱۳ / ۸ / ۲ ء

(772)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج کل یوٹیلٹی بلوں. ٹیلیفون بلوں اور بجلی کے بلوں پر وقت مقررہ پر ادا نہ کرنے کی وجہ زائد رقم بطور جرمانہ لی جاتی ہے تو اس کا شرعا کیا حکم ہے

المستفتی: دوست محمد

دار الافتاء
جامعہ اشرف المدارس کراچی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج کل یوٹیلٹی بلوں ٹیلفون اور بجلی کے بلوں پر وقت مقررہ پر ادانہ کرنے کی وجہ زائد رقم بطور جرمانہ لی جاتی ہے تو اس کا شرعاً کیا حکم ہے؟

المستفتی: دوست محمد

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداو مصلیا

صورت مسئولہ میں یوٹیلٹی بلوں ٹیلفون بلوں اور بجلی بلوں پر وقت مقررہ پر ادانہ کرنے کی وجہ سے جو زائد رقم لی جاتی ہے چونکہ یہ قرض پر زائد پیسے لینے کے زمرے میں آتا ہے جو کہ سود ہے اس کا دینا اور لینا دونوں حرام ہے، اس لیے مذکورہ بلوں کو مقررہ اوقات پر جمع کرنے کی کوشش کی جائے تاکہ سود کے گناہ سے بچ سکیں۔

لمافی القرآن المجید (البقرۃ/275)

أحل الله البيع وحرم الربوا.

وفی أحکام القرآن للجصاص (465/1) مط:

والربا كانت العرب تعرفه وتفعله انما كان قرض الدراهم والدنانير الى أجل بزيادة على مقدار مااستقرض على مايتراضون به ولم يكونوا يعرفون البيع بالنقد واذا كان متفاضلا من جنس واحد هذا كان المتعارف المشهور بينهم ولذلک قال الله تعالى وما أتيتم من ربا ليربوا في أموال الناس فلا يربوا عند الله فاخبر ان تلک الزيادة المشروطة انما كانت ربا في المال العين لانه لا عوض لها من جهة المقرض.

واللہ اعلم بالصواب

نصرت اللہ بن عبد الوہاب

دارالافتاء جامعہ اشرف المدارس کراچی

20/شعبان/1442ھ

4/مارچ/2021ء

الجواب صحیح

محمد یونس

بندہ **محمد یونس** لغاری عفی عنہ

مفتی جامعہ اشرف المدارس کراچی

20/شعبان/1442ھ

الجواب صحیح

بندہ عبید اللہ عفی عنہ

۲۰/۸/۱۴۴۲ھ

دار الافتاء

فتوی نمبر ۲۱/۱۷۶

مؤرخہ ۲۱/۸/۱۴۴۲ھ

مفتی